السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل حدیث اللہ کو عرش پر مانتے ہیں اور "مَعَکُمْ" اور" اِنِی قَرِیبٌ سے متعلق کہتے ہیں کہ "معیت وقربت" سے مراد اللہ کا علم ،قدرت، سماعت وبصارت ہے کیا یہ تاویل نہیں ہے؟ بعض سعودی علماء مثلاً شیخ (محمد بن) صالح العثمین رحمة اللہ علیہ وغیرہ اور بعض پاکستانی سلفی علماء کہتے ہیں کہ ہم "استوی" کو بلا کیف مانتے ہیں اسی طرح "معیت وقربت" کو بھی بلا کیف مانتے ہیں جس طرح اللہ کی شان کے لائق ہے وہ مستوی ہے اور جس طرح اس کی شان کے لائق ہے وہ ساتھ بھی ہے قریب بھی ہے۔ ہم کوئی تاویل نہیں کرتے۔ اللہ کی صفات والی آیات متشابہ ہیں ہم ان میں سے کوئی غور فکر وتاویل نہیں کرتے جس طرح اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے ویسے ہی اس کی صفات (ہیں۔ محترم! دلائل کے ساتھ وضاحت فرمائیں۔ (سلیم اختر، کراچی

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مقاتل بن حیان (النبطی المفسر) نے وَہُوَ مَعَہُمْ کی تشریح میں فرمایا :

علمہ" اس کا علم ہے۔ (الاسماء والصفات للبیھقی ص 431 وفی نسخہ ص 542 وسندہ حسن"

ضحاک بن مزاحم المفسر نے فرمایا : وعلمہ مَعَہُمْ اور اس کا علم ان کے ساتھ ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مفسر قرآن) سے مروی ہے :

ہو فوق العرش ، وعلمہ معہم" وہ عرش پر ہے اور اس کا علم ان کے ساتھ ہے۔ (تفسیر ابن ابی حاتم بحوالہ شرح حدیث النزول لا بن تیمیہ ص 126"

ان روایات کے راوی بکیر بن معروف (مفسر) حسن الحدیث تھے۔ امام نسائی رحمة اللہ علیہ اور جمہور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے، ان پر احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ کی طرف منسوب جرح تہذیب الکمال للمزی میں بے سند (ہونے کی وجہ سے ثابت نہیں ہے، جبکہ خود امام احمد سے ان کی توثیق ثابت ہے۔ (دیکھئے معرفۃ العلل والرجال : 2503

ابن المبارک کی طرف منسوب جرح عبداللہ بن محمد بن سعدویہ اور احمد بن عبداللہ بن بشیر المروزی کی وجہ سے ثابت نہیں ہے۔ دیکھئے کتاب الضعفاء للعقیلی (ج1ص 152،153

امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ نے (ہُوَ مَعَہُمْ أَیْنَ مَا کَانُوا) کی تشریح میں فرمایا : علمہیعنی اس کا علم ہے۔ (شرح حدیث النزول ص 127، نقلہ عن کتاب السنة لحنبل بن اسحاق

سلف صالحین میں سے ان کا کوئی مخالف نہیں ہے، حافظ ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ نے لکھا :

"وقد ثبت عن السلف أنهم قالوا : هو معهم بعلمه. وقد ذکر ابن عبد البر وغیره أن هذا إجماع من الصحابة والتابعین لهم بإحسان ، ولم یخالفهم فیه أحد یعتمد بقوله"

اور سلف سے ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا : وہ (اللہ) بلحاظِ علم ان کے ساتھ ہے اور ابن عبدالبر وغیرہ نے اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین وتابعین رحمة اللہ علیہ کا اجماع نقل کیا ہے، اور اس سلسلے میں کسی قابل" (اعتماد شخص نے ان کی مخالفت نہیں کی۔ (شرح حدیث النزول ص 126

یہ ظاہر ہے کہ اجماع شرعی حجت ہے۔ تفصیل کے لیے امام شافعی رحمة اللہ علیہ کی کتاب الرسالۃ اور حافظ ابن حزم رحمة اللہ علیہ کی الاحکام دیکھیں۔

حافظ عبداللہ محدث غازی پوری (1260ھ۔ 1337ھ) نے فرمایا : "واضح رہے کہ ہمارے مذہب کا اصل الاصول صرف اتباع کتاب وسنت ہے" (ابراء اہل حدیث والقرآن ص 32

اس پر حافظ صاحب نے خود ہی بطور حاشیہ لکھا ہے کہ "اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اہل حدیث کو اجماع وقیاس شرعی سے انکار ہے کیونکہ جب یہ دونوں کتاب وسنت سے ثابت ہیں تو کتاب وسنت کے ماننے میں ان کا ماننا (آگیا۔۔۔ الخ" (ایضاً ص 32

(نیز دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو : 1ص 4)

یاد رہے کہ "مَعَکُمْ" کا معنی "علمہ وقدرتہ" کرنا تاویل نہیں بلکہ اس کے لغوی معنوں میں سے ایک ہے جیسے کہا جاتا ہے : "أذهب أنا معك" جاؤمیں تمہارے ساتھ ہوں۔

(جولوگ "مَعَکُمْ "کو علم وقدرت کے علاوہ کوئی علیحدہ صفت سمجھ بیٹھے ہیں ان کا قول اجماع صحابہ وتابعین ومن بعدھم کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔(شہادت ،فروری 2003ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ31

محدث فتویٰ